صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز منگل مورخہ یکم دسمبر 2015ء

(بمطابق 18 صفر 1437ء ہجری)

جلد 15 شمارہ 74

سرکاری رپورٹ

مندرجات صفحہ نمبر

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	3009
2۔ غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات	3021
3۔ رسمی کارروائی	3027
4۔ اراکین کی رخصت	3032
5۔ قاعدہ کا معطل کیا جانا	3033
6۔ قراردادیں	3033
7۔ مسئلہ استحقاق	3035
8۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	3036
9۔ مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پارٹنر شپ مجریہ 2015ء کا متعارف کرایا جانا	3040

10۔ مسودہ قانون (چھٹی ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015ء کا زیر
غور لایا جانا 3040
11۔ مسودہ قانون (چھٹی ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015ء کا پاس کیا جانا 3041

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم دسمبر 2015ء بمطابق 18 صفر 1437 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا O وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا O وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجیو اور (مکے سے) اچھی طرح نکالیو۔ اور اپنے ہاں سے زور وقوت کو میرا مددگار بنائیو۔ اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہوگیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔ اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جناب شیراز خان، پلیز، شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! یہ کہ مورخہ 13-05-2014 کو سید جعفر شاہ کے کوئسچن نمبر 1387 پر میرے سپلیمنٹری سوال پر وزیر ہائر ایجوکیشن نے مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہائیڈل پرافٹ، ٹوبیکو سیس اور گیس رائلٹی کے جو فنڈز ہوں گے، وہ متعلقہ علاقہ کے ایم پی ایز کی صوابدید پر خرچ کئے جائیں گے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ 13-05-2014 کے بعد تقریباً میرے خیال میں ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا ہے، اس کے بعد میں نے اس پہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی جمع کیا لیکن ابھی تک ایجنڈے پہ نہیں آیا۔ جناب سپیکر! میرا علاقہ انتہائی پسماندہ ہے، اس سے پہلے جو بھی ہائیڈل پرافٹ فنڈز تھے یا ٹوبیکو سیس کے فنڈز تھے، وہ ان علاقوں کے ایم پی ایز کی صوابدید پر خرچ ہوئے تھے، تو میری آپ سے اور اس ہاؤس کی وساطت سے میری گورنمنٹ سے یہ اپیل ہے کہ براہ مہربانی میرے علاقے کے ساتھ اور مجھے اپوزیشن میں ہونے کی وجہ سے مجھ سے زیادتی مت کیجئے اور میرے حلقے کے جو ٹوبیکو سیس اور ہائیڈل پرافٹ کے جو فنڈز ہیں، وہ مجھے ریلز کئے جائیں کیونکہ اس سے پہلے جو بھی فنڈز یونیورسٹی کو، میرے علاقے کا جو فنڈ ہے وہ صوابی یونیورسٹی کو دیا گیا ہے لیکن اس کے علاوہ ہری پور یونیورسٹی بنی ہے، اس میں کوئی ہائیڈل پرافٹ فنڈ نہیں دیا گیا، اسی طرح مردان، چارسدہ یا سوات میں یونیورسٹی بنی ہے، ان علاقوں کے ٹوبیکو سیس وغیرہ یا کوئی فنڈز جو ہیں تو وہ ان کو نہیں دیئے گئے، میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے میرے حلقے کے جو فنڈز ہیں، ان کو ریلیز کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کے حوالے سے میں، یہ چونکہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا، آپ بھی یہی بات کرتے ہیں۔ ہاں جی، کریم خان!

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں شیراز خان کی بات کی تائید کرتا ہوں اور Specially جو ہمارا ضلع ہے جہاں پہ نٹ ہائیڈل پرافٹ اور ٹوبیکو سیس دو ہمارے ڈسٹرکٹ ریونیوز ہیں، ایک تو نٹ ہائیڈل پرافٹ میں جو میں نے اس ہاؤس میں ایک کال اٹینشن کے ذریعے باقاعدہ آئین کو مدنظر رکھتے ہوئے فنانس منسٹر سے Query کی تھی کہ میرا صوابی ڈسٹرکٹ جہاں پہ کہ پاور جنریشن یونٹ ہے تو اس کا جو حصہ ہے، وہ اس کو نہیں دیا جا رہا ہے، اس میں ایک سمری بھی بنی۔

فنانس منسٹر نے وہ سمری موو کی، اس کے بعد جی اس کا کچھ پتہ نہیں چلا، میں آپ کی چیئر سے اس بات کو وہ کرتا ہوں، تائید بھی کرتا ہوں اور آپ سے اس میں رولنگ بھی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے حوالے سے اس طرح کرتے ہیں کہ جو ایم پی ایز ہیں صوابی کے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، پلیز میں اس کی وضاحت تو کر لوں ناں؟ جو ایم پی ایز ہیں، میں اس کو، میرے سیکر ٹریٹ، (سیکر ٹری اسمبلی سے) سیکر ٹری صاحب! آپ ایک میٹنگ Convene کر لیں گے، اس میں سیکر ٹری پی اینڈ ڈی اور سیکر ٹری فنانس کو بھی بلا لیں اور جو ایشو ہے Concerned اور ہائر ایجو کیشن کو بھی تاکہ اس پہ یہ ایشو ہم ڈسکس کر لیں۔

نشانزدہ سوال اور اسکا جواب

جناب سپیکر: اچھا، یہ کوئسچن 2650، جناب صالح محمد صاحب، صالح محمد صاحب آیا ہے کہ نہیں؟ (مداخلت) ایک منٹ جی، 'کوئسچنز آور' ختم ہو تو آپ کو موقع دیتے ہیں۔ کوئسچن 2650، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 2651، جناب صالح محمد صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 2652، جناب صالح محمد صاحب، یہ بھی Lapsed۔ کوئسچن نمبر 2649، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ کوئسچن چونکہ مجھے تو علم نہیں تھا کہ میرا کوئسچن آرہا ہے اور میں اس کے اوپر ٹائم لینا چاہتا ہوں، یہ بڑا اہم کوئسچن ہے تو اس کو Friday کیلئے اگر آپ رکھ لیں، منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں جی، آج ہی بات کر لیں نا، میڈم اس کو Respond کر لیں گی نا، میڈم بیٹھی ہیں، آج ہی کر لیں، آپ آج ہی اس پر ڈسکس کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اچھا Next اس پہ رکھ لیں، آج آپ ڈیفر کر لیں Friday کیلئے۔

جناب سپیکر: آج تو آپ دے دیں گے نا، کیا ایشو ہے، ڈسکس کر لیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! اس کے اوپر میں کچھ زیادہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تیاری ہے نہیں، مطلب ہے آپ کی تیاری نہیں ہے۔ (قہقہہ)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تیاری نہیں ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر برائے محنت و معدنی ترقی): یہ ان کا سوال Simple ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، میڈم! آپ اس کو Respond کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا Simple نہیں ہے سر، سپیکر صاحب! یہ بڑا اہم سوال ہے اور اس میں بڑے لوگ متاثر ہوئے ہیں، میں اس کے اوپر بات کرنا چاہتا ہوں، Kindly اس کو آپ جمعہ کے ایجنڈے پر اگر رکھ دیں؟

جناب سپیکر اوکے اوکے، Next جو بھی Date available ہوئی، اچھا 2653، سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

* 2653 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے تاحال ورکرز ویلفیئر بورڈ کن کن کیڈر پر کن کن اضلاع میں ملازمین کی بھرتی عمل میں لائی گئی ہے، تمام ملازمین کی تفصیل کیڈر وائز اور ضلع وائز فراہم کی جائے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر برائے محنت و معدنی ترقی): (الف) متعلقہ تفصیل لف ہے جس کے مطابق ورکرز ویلفیئر بورڈ میں کل 367 ملازمین کی بھرتی عمل میں لائی گئی ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ جو ملازمین کی تفصیل دی گئی ہے تو یقیناً اس میں میرے خیال کے مطابق جو لوگ بھرتی کئے گئے ہیں، ان کا میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ کن کن اضلاع سے تعلق ہے لیکن اس کا مجھے جواب نہیں دیا گیا تو میں اس جواب پہ مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

وزیر برائے محنت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! جو ڈسٹرکٹ وائز لسٹ ہے، وہ ساتھ دی ہوئی ہے جو اپوائنٹمنٹس کی لسٹ ہے، وہ تمام ڈسٹرکٹ وائز دی ہوئی ہے جو لسٹ پہ موجود ہیں 367 بندے ہیں۔ اس میں بنوں، چارسدہ، ڈی آئی خان، ہری پور، کرک، کوہاٹ، لکی، مردان، نوشہرہ، پشاور، سوات، صوابی، ٹانک۔ سارے دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔ آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے شاہ حسین صاحب؟ کوئی سپلیمنٹری، ایک منٹ۔

جناب شاہ حسین خان: سرا! دیکښې زما سپلیمنټری سوال دا دے چې دا خو تقریباً د دولس دیارلسو ضلعو تفصیل ئے ورکړے دے، دا نورې ضلعې په دې صوبه کښې نه دی، خاصکر بټګرام زه به اووایم چې انتهائی پسمانده ضلع ده، هلته کښې خو بازار هم شته دے، هلته کښې پیټرول پمپې هم شته دے، هلته کښې د

نوکرئ د پاره هلکان هم شته دے، هلته کبنې جینکئی هم شته دے، نو چې دا بټګرام ضلع دا ولې نشته؟ او بل دا دیارلس ضلعې دی، باقیمانده دیارلس ضلعو سره دوئ څه کوی؟

جناب سپیکر: سلیم چترالی، صرف سپلیمنٹری۔

جناب سلیم خان: سر! اس میں سپلیمنٹری سوال یہی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ ان کو مستقل کیا گیا ہے مگر باہر جو ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ملازمین روزانہ احتجاج کرتے ہیں، کبھی اسمبلی کے باہر ہوتے ہیں، کبھی جا کے بنی گالہ میں جا کر احتجاج کرتے ہیں، دھرنا دیتے ہیں، وہ تقریباً کوئی پندرہ سولہ سو ملازمین ایسے ہیں جو بالکل پہلے کنٹریکٹ پر تھے، ابھی میرے خیال میں ان کو فارغ کیا گیا ہے۔ تو میرا سوال یہی ہے منسٹر صاحبہ سے کہ ان ملازمین کا کیا بنے گا جو اس ڈیپارٹمنٹ کے تھے؟ انہوں نے ملازمتیں کیں اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر اور ان کو فارغ کیا گیا، پلیز۔

سردار ظہور احمد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سردار ظہور، سپلیمنٹری؟

سردار ظہور احمد: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اس کے بعد-----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلو جی، جی جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے یہ سپلیمنٹری کوسچن ہے کہ جن ملازمین کا ذکر سلیم خان نے کیا، ان کو ان مہینوں کی بھی تنخواہیں نہیں ملیں جب وہ Terminate نہیں ہوئے تھے تو ان بیچاروں کا قصور کیا ہے؟ ٹھیک ہے ان کو Terminate کیا، ان کے پاس Justification ہو گی لیکن جب وہ ملازمت پر تھے تو تب کی وہ تنخواہ کیوں نہیں مل رہی؟

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب! پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوسچن ہے یا کوئی وضاحت کرنا چاہتے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: جی سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! میرا ابھی کوئسچن یہی ہے کہ ایک تو سر! میں سلیم خان کی بھی تائید کرتا ہوں اور جعفر شاہ صاحب کی بھی سر! کہ ایک تو یہ پندرہ سو سولہ سو جن کسان (ملازمین) کو نکالا گیا ہے سر! ان کی کیا وجوہات ہیں یعنی کہ کس Base پہ ان کو نکالا گیا ہے؟ یہ تفصیلات بھی ہم چاہتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ ابھی تک تین مہینے ہو گئے ہیں، ان کی تنخواہیں بند ہیں تو یہ بھی ایک زیادتی ہو رہی ہے۔ سر! آپ سے اپیل ہے کہ ان کی تنخواہیں ان ملازمین کو دی جائیں۔

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب! پلیز۔

وزیر برائے محنت و معدنی ترقی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ایک تو پہلے میں شاہ حسین صاحب کی بات کا جواب دوں گی۔ وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں 13 اضلاع ہیں اور ان میں بٹگرام بھی شامل ہے لیکن یہ جو محکمہ ہے، یہ Secured workers کیلئے ہے اور بٹگرام میں فی الحال کوئی ایسی رجسٹرڈ انڈسٹری نہیں ہے۔ ہم لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ اگر ایسے وہاں پہ جو کوئی رجسٹریشن کی جائے، اگر کوئی ایسے محکمے یا ادارے یا کوئی بھی کمرشل ایریاز ہیں جو اپنے ورکرز کی رجسٹریشن کروائیں، لیکن چونکہ Normally trend یہی ہے کہ Industrialist جہاں پہ کوئی انڈسٹری ہوتی ہے تو وہاں کے ورکرز کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے اسلئے وہاں پر کوئی ایسا Set up نہیں ہے۔ نمبر دو، ہڑتالی ملازمین کے حوالے سے جو اس وقت ہے، بالکل یہ ایک بڑا گھمبیر مسئلہ ہے اور اس میں یہ میں آپ کو تھوڑا سا Background بتاؤں کہ یہ ہمارے پاس ایک خود مختار ادارہ ہے جو ورکرز ویلفیئر بورڈ ہے اور یہ ورکرز ویلفیئر فنڈ جو مرکز میں قائم ہے، اس کے تحت چلتا ہے، اس کی گورننگ باڈی جو ہے، وہ ورکرز فنڈ کے متعلق، تمام بجٹ کی بھی Approval وہ دیتی ہے، پیسے بھی وہ، جتنے بھی رجسٹرڈ ورکرز ہیں جن کو ہم Secured workers کہتے ہیں، ان سے Contribution لی جاتی ہے اور یہ پھر مرکزی سطح پہ جمع ہوتی ہے اور اس کے علاوہ وہاں پہ پھر یہ تقسیم کئے جاتے ہیں صوبوں کے اندر۔ بنیادی طور پر ہم لوگ جو صوبہ خیبر پختونخوا ہے، وہ 2011 تک کے جو ملازمین اس کے ساتھ متعلق رہے، ان کو ورکرز ویلفیئر فنڈ میں مستقلی کا آرڈر کیا، وفاقی حکومت نے اس وقت آرڈر کیا اور ان کو ریگولرائزڈ کر دیا گیا۔ 2011 کے بعد اب تک تمام کنٹریکٹ ایمپلائیز ہیں زیادہ تر، اکا دکا شاید ہوں گے ایسے جو ریگولر ایمپلائز ہیں، وہیں سے فنڈ کی یا گورننگ باڈی کے آرڈر کے تحت وہ ہوئے ہیں، اس وقت سیچویشن ایسی ہے کہ 2011 کے بعد اس میں بے دریغ بھرتیاں ہوئیں، پھر 2013 میں آ کر پھر ایک نئی فریش بھرتی شروع ہوئی اور Confusion یہ تھی اس میں کہ بیچ میں ایک Caretaker

period تھا جس پہ الیکشن کمیشن نے Ban لگایا تھا، اس میں بھی بھرتیاں ہوئیں، پھر حکومت آنے کے بعد یکم جولائی سے ورکرز ویلفیئر فنڈ نے Jobs پہ Ban لگایا باوجود اس کے اس Banned period میں بھی بھرتیاں ہوئیں، تو کہیں نومبر میں جا کے ان کے اوپر ایکشن لیا گیا۔ جب ان کے نوٹس میں آیا تو ان تمام افراد کی جو نوکریاں ہیں، ان کی تنخواہیں بھی ریلیز نہیں ہوئیں، ظاہر ہے فنڈ تو وہاں سے ریلیز ہونا تھا، تو یہ ابھی ہم لوگ تو، میں تو ابھی آئی ہوں کچھ عرصہ ہوا ہے، اس مسئلے کو ہم لوگوں نے بڑی Technically، ڈیٹیلز ساری میں اکٹھی کر رہی ہوں۔ ہمارا اس وقت مخمصہ یہ ہے کہ 16-2015 کا جو بجٹ ہے ہمارا، وہ ابھی تک ریلیز نہیں ہوا صرف اسلئے کہ وفاق کا جو ویلفیئر فنڈ ہے، اس وقت اس کی گورننگ باڈی بھی Suspended ہے، یعنی وہ کورٹ میں گئے ہوئے ہیں تو وہاں سے فیصلے ہو ہی نہیں رہے، میٹنگز بھی نہیں ہو رہیں اور وہاں سے منظوری لینا اور پھر یہاں پہ بھی لوگ جو ہیں، ان کی تین مہینے سے، اس وقت جو ہمیں سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ تنخواہوں کے پیسے تک بھی ریلیز نہیں ہوئے تو ابھی جا کر ہم نے کوشش کی، سیکرٹری صاحب نے ہمارے جو چیئرمین ہیں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے، انہوں نے بھی تمام اپنی طرف سے کوششیں کیں اور ہماری کوشش یہ ہے کہ میں خود جا کر وفاقی وزیر خزانہ سے ملوں، سیکرٹری خزانہ سے رابطہ کیا اور ان سے پھر کرا کے ابھی وہ پیسہ ریلیز کروایا ہے جو کہ ان شاء اللہ آج کل میں وہ پیسے پہنچ جائیں گے اور ہم وہ تنخواہیں ادا کریں گے ان کو، جتنا Backlog ہے لیکن یہ مسائل کا حل نہیں ہے، اس میں دیکھنا ایسا ہے جناب سپیکر! کہ اس میں یہ جتنی بھرتیاں ہوئیں، کیا یہ لوگ صحیح Bonafide لوگ تھے یا انہوں نے صحیح، اس میں ایسے لوگ بھی ہیں، Verification بھی ان کی صحیح طریقے سے نہیں ہوئی اور خود ساختہ کاغذات پہ انہوں نے میرے اندازے میں، لیکن ابھی ان چیزوں کی میں خود Verification کروا رہی ہوں اور ان شاء اللہ یہ میرا آپ کو، ایوان کو یہ یقین دہانی ہے کہ اس کے جو Actual بنیادی مسائل ہیں، ان کو Address کریں گے نہ کہ ان کو پیچھے چھوڑ کے ہم آگے بڑھتے رہیں کیونکہ جب تک یہ مسائل (حل) نہیں ہوں گے، یہ اہم ادارہ اس کی خدمات جو مزدوروں کیلئے ہیں، محنت کشوں کیلئے ہیں، اس کو ہم بھرپور طریقے سے فائدہ نہیں لے سکتے اور میں اس لحاظ سے یہ تنخواہوں والا مسئلہ، 1276 بندے ایسے ہیں جن کو Terminate کر دیا گیا تھا صرف اس وجہ سے کہ وہ اس Ban period میں آئے تھے، ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو واقعی کئی کئی مہینے انہوں نے بغیر تنخواہ کے کام کیا، تو یہ صرف اس وجہ سے کہ وہ ریلیز ہی نہیں ہوئے ان کے فنڈز، تو اگر ابھی یہ مسئلہ کلیئر ہو جاتا ہے، ہم لوگ جو Backlog

اس کا دیکھ رہے ہیں، اگر ان میں سے صحیح لوگ نکلتے ہیں اور پھر اس وقت وفاقی جو ورکرز ویلفیئر فنڈ نے اپنے بورڈ میں فیصلہ کیا ہے، ایک ریشنلائزیشن پالیسی انہوں نے دی ہے، یعنی یہ میں آپ کو ایک Example دوں کہ 1700 million, something، یعنی 1.7 بلین روپے صرف اس کے ایجوکیشن سیکٹر پہ خرچہ ہے جبکہ پنجاب میں اس سے دوگنی تعداد ہے اور وہاں پہ وہ اس سے کم ہے، یعنی ایک بلین کے لگ بھگ ہے، تو وہاں پہ یہ فیصلہ ہوا ہے کہ صرف ایک بلین روپے جو ہیں، وہ دیئے جائیں گے تو اس طرح کے مسائل کا ہمیں سامنا ہے۔ ہم نے ظاہر ہے اس کو Rationalized کرنا ہے، بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں Rented buildings میں جلد بازی میں سکولز کھول دیئے گئے بغیر کسی پلاننگ کے، بغیر کسی ہوم ورک کے کہ کیا اس جگہ پہ یہ ضرورت ہے، کیا یہاں پہ اس طرح رجسٹرڈ لیبرز کی تعداد اتنی زیادہ ہے یا نہیں؟ تو ان تمام مسائل کا ہم ادراک لے رہے ہیں اور میری یہ یقین دہانی ہے اس ایوان کو کہ ان شاء اللہ جو لوگ حقدار ہیں، ان کو ان کا حق ضرور ملے گا اور اس میں جتنی بھی کوئی غلط کاریاں ہیں، ان کو بھی سامنے لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ Next جناب صالح محمد صاحب، 2656-----

جناب سلیم خان: جناب سپیکر!

(شور اور قطع کلامیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، سردار اورنگزیب۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! زه د ویلفیئر باره کښې----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ-----

جناب سپیکر: (جناب بخت بیدار سے) ایک منٹ، ایک منٹ آپ کی تو ابھی، جی نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحبہ نے بہت تفصیل سے میرے کوسچین کے اوپر-----

جناب بخت بیدار: زه یو خبره کومه جی، زه معافي غواړم۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، اس کو تو بات، وہ تو بات کر لیں نا جی؟ نلوٹھا صاحب اپنی بات کر لیں، یہ کوسچین اس کا ہے، اس کا حق بنتا ہے، اس کے بعد-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: (جناب بخت بیدار سے) میں بات کر لوں پھر آپ۔ منسٹر صاحبہ نے بہت تفصیل کے اوپر میرے کوسچن کے متعلق تفصیلی معلومات ہمیں فراہم کی ہیں لیکن ساتھ ساتھ انہوں نے یہ کہا ہے کہ میں، یہ خود Confuse ہیں کہ پتہ نہیں جو لوگ بھرتی ہوئے ہیں، انہوں نے وہ قواعد وضوابط بھی پورے کئے ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں؟ تو جناب! میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں منسٹر صاحبہ کو کہ میرا کوسچن کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ وہاں پہ یہ ساری چیزیں ڈسکس ہو جائیں اور جہاں جہاں پہ ابہام ہے تو تنخواہوں کے متعلق بھی وہاں تفصیلی بات ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

وزیر برائے محنت و معدنی ترقی: نہیں، یہ بالکل صحیح بات ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس میں لیکن میں ان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ ہوم ورک وہ مجھے کرنے دیں اور مجھے اتنا ٹائم دیں تاکہ میں اپنا ہوم ورک خود کر لوں، بجائے ایک کمیٹی کے اس پہ کئی کمیٹیوں نے کام کیا ہے، ماضی میں بھی، تو اگر آپ کمیٹی کو بھی ڈال کے مزید ہوم ورک کرنا چاہیں، آپ تو حاضر ہیں میرے پاس، ویسے بھی مجھے آپ کی سپورٹ چاہیئے Any Member who is interested should come and contact me لیکن اس وقت کمیٹی کے معاملات کے تحت اس کو چھوڑیں، تھوڑا سا وقت دیں تاکہ میں اس پر اپنا ہوم ورک مکمل کر لوں، پھر آپ جس کمیٹی میں کہیں گے ہم وہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پہلے میں یہ اپنی بات کر لوں تو پھر وہ بات کریں۔

جناب سپیکر: اوکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحبہ اس کے اوپر دلچسپی لے رہی ہیں، یقیناً یہ اپنے طور پر کام ضرور کریں گی لیکن جو ہاؤس کی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، وہاں پر ریگولر اس کے اوپر ڈسکشن ہو گی اور جو جو مسائل ہیں، اس میں جو پیچیدگیاں ہیں، وہ سامنے آ جائیں گی اور حل ان کا نکالنا منسٹر صاحبہ کیلئے بھی آسان ہو گا اور ممبران اسمبلی کیلئے بھی آسان ہو گا۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! ویسے انفارمیشن انہوں نے پوری کی پوری انفارمیشن دی ہوئی ہے اور منسٹر صاحبہ بہت Competent ہیں، امید ہے میں یہ ریکویسٹ کروں گا میڈم کو کہ آپ جو بھی کام کریں، نیکسٹ اجلاس میں اس کی پوری بریفنگ اس اسمبلی میں کروادیں تاکہ سارے معززاراکین اس سے مستفید ہوں۔ بخت بیدار صاحب!

جناب بخت بیدار: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ میډم ډیر په تفصیل سره خبره اوکړه خو زما میډم سره دوه ځله درې ځله ځان له په چیمبر کښې د دوئ په دفتر کښې خبرې شوې دی خو دا خبره زه پوره ایوان ته ستاسو په تهرو باندې راؤړمه چې ما ته چې څومره معلومات دی، زه دا تپوس کومه د دې خپل ایوان نه، د وزیر صاحب نه ئے تپوس کومه چې دوئ ته ما دا یو درخواست کړے وو چې د شانګلې مزدوران په کوئټه کښې کار کوی او ساړهې چار سو روپئ د مزدور په سر ټیکس وصولیږی هلته، هغه پیسې چرته ځی؟ د دې کے پی کے مزدوران چې د سندھ په فیکټرو کښې مزدوری کوی او ساړهې چار سو روپئ وصولیږی، هغه پیسې چرته ځی او هغه پیسې چې وصولیږی د څه د پاره وصولیږی؟ هغه د دې د پاره وصولیږی چې دلته مزدور چې کوم دے د دې ځائې دے، بچی ئے دلته دی، مزدوری هلته کوی، په دې ساړهې چار سو روپئ به د دې بچو د صحت او د تعلیم بندوبست کوی۔ بی بی خبره اوکړه چې سیکورټی کارډ، سیکورټی کارډ خو بې شکه که به فرض محال د شاه حسین په علاقه کښې بله فیکټری نه ده رجسټرډ نو پیټرول پمپ رجسټرډ دے، فلور مل رجسټرډ دے، بل رجسټرډ دے، زما دوئ ته دا درخواست وو، اوس چې کله دا بی بی کښیناسته نو ما ورته اووئیل چې ته مهربانی اوکړه ته کنسلټنټس ته دا خبره اوسپاره چې په دوه میاشتو کښې دننه دننه دا رجسټریشن د ټول پاکستان رااوباسی چې زما د کے پی کے مزدوران کوم کوم ځائې کښې کار کوی او کوم کوم ځائې د هغوی نه ټیکس وصولیږی چې مونږ د مرکز نه خپل حق واخلو۔ په دې حالاتو کښې او که مونږه سوال کوؤ وزیر خزانه ته یا فنانس سیکرټری ته یا فنانس منسټر ته او دا د سوال خبرې نه دی، خپله خبره به Justify کوئ په مرکز کښې، د هغې نه پس به خپل حق اخلئ او که به فرض محال دوئ وائی چې په پنجاب کښې د سټوډنټانو په سکولونو دومره پیسې خرچ شوې، دلته دومره خرچ شوې، جناب سپیکر صاحب!

چې درې میاشتې استاد ته تنخواه نه ملاؤیږی، هغه به څه سبق وړو ته اووائی؟ بیا چې د چا بچی په هغه سکول کښې سبق وائی، هغه به دا سوچ کوی چې هر درې میاشتې پس زما بچی ته سبق نه وئیلی کیږی، زه ئے په دې سرکاری پرائمری په گورنمنټ سکول کښې ولې نه داخلوم، زه ئے بل ځائې کښې ولې نه داخلوم چې زما د بچو مستقبل تباه کیږی؟ زما دا عرض دے دې بی بی ته ستاسو په تهرو باندې چې چونکه دا یو ډیر Tough Ministry دوئ ته ورکړې شوې ده، زما دا درخواست دے چې د دې د پاره په ایمرجنسی بنیاد، د دوئ سره ټائم هم نشته، وخت هم نشته، د دوئ سره ټائم نشته او که به فرض محال مرکزی حکومت دا نوره، مطلب دې صوبې ته اوسپارل نو زمونږه حقوق ختم شو او دا هغه شان زمونږ د اوورسیز د مزدورانو حق دے، هغه هم مطلب دے دغه شان پروت دے چا ئے تپوس نه دے کړے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! ایک تو یہ ہے کہ آپ بالکل ان کے قریب ہی بیٹھے ہیں تو آپ یہ بات اس کو خود بھی کر سکتے تھے، بہر حال جو آپ نے بات کی، وہ اس نے سن لی، میں میڈم سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو Respond کریں، پھر آگے چلیں۔

وزیر برائے محنت و معدنی ترقی: نہیں نہیں، جناب سپیکر! یہ بہت اچھا انہوں نے نکتہ اٹھایا ہے، یہ پہلے بھی میرے نوٹس میں لا چکے ہیں لیکن وہ ایک ایسی چیز ہے جس کی ہم Study conduct کرانے کیلئے اقدامات اٹھا رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے جو لوگ ہیں، وہ دوسرے صوبوں میں بہت واقعی رجسٹرڈ مزدوروں کے طور پر کام کر رہے ہیں لیکن وہ ایک Totally different چیز ہے، وہ ہمارا کیس جب ہم وفاق کے ساتھ Take up کریں گے اپنے Rights کے حوالے سے تو یہ اس میں کام آئے گا۔ اس وقت ویلفیئر جو آرڈیننس ہے 1971 کا، ہم نے اس کے تحت کام کرنا ہے، آپ کا یہ EOBI کا جو قانون ہے، اس کے تحت کام کرنا ہے اور وہ طریقہ کار جو ہے Right ہے۔ اب اس میں بہت سے ایسے نکات ہیں کہ اگر آپ کسی ٹائم پہ، بالکل آپ جس طرح کہتے ہیں میں بریفنگ دے دوں گی ایوان کیلئے جب بھی آپ نے کہا، اس کیلئے ہمیں ایسے اقدامات کرنا ہوں گے، آج بھی ہم ایک ریزولیوشن لا رہے ہیں آپ کی اجازت سے، جس میں وفاق کی توجہ اس طرف دلانا مطلوب ہے کہ وہ اس کو Provincialize کر رہے ہیں مسئلہ، اٹھارہویں ترمیم کے بعد وہ کہتے ہیں کہ یہ ادارے ہمیں Provincialize کر دیں، 68 فیصد سندھ کی Contribution جاتی ہے، چاہے اس میں خیبر پختونخوا کے ورکرز ہوں یا کسی اور کے، لیکن وہ

صوبہ سندھ کے جو صنعتی ادارے ہیں، ان کے مزدور ہیں، وہ وہاں سے Contribution آتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ آپ ہمیں دے دیں۔ اسی طرح پنجاب میں بہت بڑے صنعتی زونز ہیں، وہاں سے جو Contribution آتی ہے، انہوں نے بھی اس معاملے میں اپنی پارٹی بنائی ہے تو خیبر پختونخوا کی تو ویسے بھی انڈسٹری جو ہے وہ ستر فیصد بند ہو چکی ہے، ہمارے پاس Secured workers کی تعداد اگر آپ دیکھیں زیادہ ہونی چاہیئے اور میں Agree کرتی ہوں کہ جو آپ کے چھوٹے ادارے ہیں یا کمرشل یونٹس ہیں، سی این جی ہو گئی، پٹرول پمپس ہو گئے، ان کے ورکرز کو یا ان اداروں کو بھی اپنی رجسٹریشن کرنی چاہیئے اپنے مزدوروں کی، ان میں سے بہت سے ایسے ادارے ہیں، فلور ملز وغیرہ جنہوں نے EOBI کیلئے اپنے ورکرز کی رجسٹریشن کی ہے اور اس کے وہ Benefits لے رہے ہیں لیکن مقصد یہ ہے کہ خیبر پختونخوا کا جو اپنا ہے، اگر وہ Contribution کے حوالے سے دیکھا جائے تو اگر یہ Provincialize ہو جاتا ہے تو پھر ہماری جو انکم ہے یا جو ہمیں وہاں سے شیئر ملتا ہے، وہ بھی کم ہو گا، اسلئے یہ ہمارے لئے بہت ضروری ہے کہ جب تک یہ تمام مسائل حل نہیں ہوتے، جب تک اس کا Solution نہیں ہوتا، جب تک کہ ہماری، اس وقت تو آئین کے تحت بھی یہ مرکز کا کام ہے کہ یہ اس چیز کو سنبھالے اور فنڈ کا کام اسی طرح جاری رہے اور ہمیں اس میں سے Contribution ملے۔ باقی میں بخت بیدار خان کی اس بات سے اتفاق کرتی ہوں، اس کیلئے ہم ایک سٹڈی ان شاء اللہ وتعالیٰ Conduct کروا رہے ہیں تاکہ اس کا ہم تعین کر سکیں کہ کتنے لوگ یہاں سے خیبر پختونخوا سے دوسرے صوبوں میں جا کے Secured workers کے طور پر کام کر رہے ہیں اور ان کی تعداد میں بھی پھر وفاق سے ہم Claim کر سکتے ہیں کہ یہ Contribution بھی ہو لیکن وہ ایک Separate case ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، بس اچھا ہے، آپ اس کے حوالے سے ایک۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ کمیٹی میں اس کو ریفر کر دیں تاکہ یہ چیزیں وہاں پہ ڈسکس ہوں گی۔ دیکھیں منسٹر صاحبہ کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا کل، یہ چیز ہو جائے گی تو کمیٹی میں جب یہ جائے گی تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میری ایک اور، دیکھیں اگر کمیٹی میں ہو تو بھی کوئی مسئلہ نہیں، لیکن اگر یہ ہم اس کو ایک Date دیں اور پورے ہاؤس کو ایک پراپر بریفنگ دیں اور ہاؤس اس کے اوپر پھر پوری ڈیبیٹ کرے کھل کے تو یہ ایک زیادہ اچھی بات ہو جائے گی۔ میں ان شاء اللہ جو Next date ہو گی، میں خود اس کو Date دے دوں گا اور یہ اسمبلی کو پراپر اس پہ بریفنگ دیں گی اسمبلی کے فلور پر۔ ٹھیک ہے جی؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ Next 2656، صالح محمد صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 2657، جناب صالح محمد صاحب۔

جناب سپیکر: اس کے آج کوئسچنز ہیں پہلی دفعہ اور پتہ نہیں کدھر غائب ہے؟ نلوٹھا صاحب! اس کو تھوڑا سمجھائیں کہ جس دن بزنس ہو پھر حاضری کیا کریں۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2650 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 میں ایبٹ آباد، درگئی اور حطار کے مقام پر چھوٹی صنعتی بستیاں لگانے کیلئے فنڈز مختص کئے گئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع ایبٹ آباد اور حطار میں چھوٹی بستیوں کے قیام کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) حطار میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے ہوتے ہوئے نئی چھوٹی صنعتی بستی کے قیام کا کیا جواز ہے؛

(iii) چھوٹی بستیوں کو مرحلہ وار دوسرے اضلاع تک بڑھانے کیلئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، ایبٹ آباد، درگئی اور حطار کے مقام پر چھوٹی صنعتی بستیاں قائم کرنے کی غرض سے ہر سکیم کیلئے مالی سال 15-2014 میں 50 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) (i) 1۔ صنعتی بستی ایبٹ آباد II۔

ضلع ایبٹ آباد میں چھوٹی صنعتی بستی کے قیام کیلئے حویلیاں ضلع ایبٹ آباد کے قریب 482 کنال اراضی کیلئے 25-08-2011 کو سیکشن فور جاری کیا گیا جس کا باقاعدہ ایوارڈ 30 اپریل 2014 کو ہوا لیکن زمین

مالکان قبضہ دینے پر راضی نہیں تھے اور متعلقہ ایم پی اے کی وساطت سے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سے گزارش کی کہ وہ متعلقہ زمین پر صنعتی بستی کے قیام پر راضی نہیں، لہذا اس سکیم کو دوسری جگہ منتقل کیا جائے۔ جناب وزیر اعلیٰ کے ہدایات کے مطابق سیکرٹری صنعت اور جناب محمد اورنگزیب نلوٹھا ایم پی اے کے ہمراہ ایم ڈی SIDB نے مورخہ 5 مئی 2014 کو علاقے کا دورہ کیا، کمیٹی نے علاقے میں متبادل جگہیں بھی دیکھیں لیکن خریدی گئی زمین جو بالکل بنجر ہے، اسے موزوں قرار دیا گیا، البتہ کل خریدی گئی 482 کنال اراضی میں سے شمال کی طرف واقع 110 کنال اور 11 مرلے کا ٹکڑا اراضی جس پر چھوٹی چھوٹی تعمیرات موجود ہونے کی وجہ سے اس حصے کو نکال دینے کا فیصلہ کیا گیا اور ضروری کارروائی کرتے ہوئے 4 اپریل 2015 کو بقیہ زمین بمقدار 372 کنال 10 مرلے کا ترمیم شدہ ایوارڈ جاری کیا گیا اور اس طرح 14 اپریل 2015 کو زمین کا انتقال بھی SIDB کے نام جاری کیا گیا۔ ایبٹ آباد کی ضلعی انتظامیہ نے SIDB کو متعلقہ اراضی 372 کنال 10 مرلہ کا قبضہ دینے کیلئے 16 اپریل، 20 اگست، 9 ستمبر اور 17 نومبر 2015 کی تاریخیں مقرر کیں، انتظامیہ کے متعلقہ افسران، پولیس فورس، محکمہ مال اور SIDB کو زمین کا قبضہ نہیں دلایا جا سکا اور مسئلہ جوں کا توں رہا۔ صوبائی حکومت نے اس سکیم کیلئے مالی سال 16-2015 میں مبلغ 60 ملین روپے کے فنڈز مختص کئے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ اور SIDB مسلسل کوشش میں ہیں کہ اراضی کا قبضہ جلد از جلد حاصل کیا جائے اور اس سکیم کو بروقت پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے جس سے علاقے میں صنعتی ترقی اور عوام کیلئے روزگار کے مواقع فراہم ہو جائیں گے۔

2۔ صنعتی بستی حطار:

حطار میں SIDB کی چھوٹی صنعتوں کی بستی کے قیام کیلئے بانڈی منیم کے مقام پر سائٹ کا انتخاب کیا گیا اور اراضی 547 کنال کے حصول کے سلسلے میں 29-07-2013 کو سیکشن فور جاری کر دیا گیا، بعد میں سیکشن سیون جاری کرنے کیلئے متعلقہ زمین پر درختوں، فصلوں اور آبادی کا تخمینہ لگانے کیلئے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ محکمہ زراعت، محکمہ مال اور SIDB کے افسران کی کمیٹی جب 8 مئی 2014 کو سائٹ پر پہنچے تو متعلقہ زمین کے مالکان نے اپنے ایم پی اے کے ہمراہ شدید مزاحمت پیش کی اور مزید کارروائی سے روک دیا گیا، لہذا متبادل سائٹ کے انتخاب کیلئے کوششیں شروع کی گئیں۔ اس سلسلے میں 19-09-2014 کو محکمہ منصوبہ بندی کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی فیز سیون کی 424 ایکڑ زمین میں سے صرف 50 ایکڑ زمین SIDB کی صنعتی بستی کیلئے مختص کرنے کی تجویز پر عمل شروع ہوا لیکن

ایس ڈی اے کی طرف سے منظوری نہ ملنے کی وجہ سے اس منصوبے پر مزید پیشرفت نہیں ہو سکی، حال ہی میں نئے موٹروے کی تعمیر کو مدنظر رکھتے ہوئے متبادل سائٹ کے انتخاب پر کام شروع کر دیا گیا ہے اور جلد ہی ایک موزوں سائٹ کا انتخاب کر کے اراضی کا حصول یقینی بنایا جائے گا۔

(ii) صنعتی بستی حطار کے قیام کا جواز:

SIDB چھوٹی صنعتی بستی حطار کے قیام کا مقصد اس علاقے میں موجود چھوٹے صنعتکاروں کیلئے کارخانے لگانے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے کیونکہ حطار میں موجود ایس ڈی اے کی انڈسٹریل اسٹیٹ صرف بڑی صنعتوں کے قیام کیلئے ہے جس میں ہر پلاٹ کا رقبہ دو ایکڑ سے بھی زیادہ ہوتا ہے جو چھوٹے صنعتکاروں کیلئے ناموزوں اور ان کی قوت خرید سے باہر ہوتا ہے جبکہ SIDB کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں عام طور پر ایک کنال سے لیکر دو کنال تک رقبے کے پلاٹس ہوتے ہیں جو کہ صرف چھوٹے صنعتکاروں کو صنعتیں لگانے کیلئے الاٹ کئے جاتے ہیں۔ اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں قائم ہونے والے کارخانوں کا مقصد پہلے سے موجود بڑی صنعتوں کی بائی پراڈکٹس کو استعمال میں لانے اور ان کی دیگر ضرورتیں مثلاً ان کیلئے فرمے تیار کرنا وغیرہ جیسی سہولیات فراہم کرنا بھی ہیں۔

(iii) چھوٹی صنعتی بستیوں کو مرحلہ وار دوسرے اضلاع تک بڑھانے کیلئے طریقہ کار:

SIDB تمام صوبے میں ضلعی سطح پر چھوٹی صنعتی بستیاں قائم کرنے کیلئے منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے ہر ضلع میں چھوٹے صنعتکاروں کی موجودگی خام مال، معدنیات، افرادی قوت، ہنرمندی، بجلی کی فراہمی، صنعتی بستی کی کامیابی کے مواقع، صنعتی بستی کے قیام کیلئے مناسب اراضی کی موجودگی، پہلے سے موجود صنعتی بستی کی کامیابی اور وہاں پر نئی صنعتی بستی کے قیام کی ضرورت جیسی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر ضلع کا انتخاب مرحلہ وار کیا جاتا ہے، لہذا SIDB اگلے پانچ سالہ منصوبے کے تحت سوات، صوابی، نوشہرہ، دیر میں نئے اور پشاور، مانسہرہ اور ڈیرہ اسماعیل خان میں پہلے سے موجود صنعتی بستیوں کے علاوہ دیگر نئی صنعتی بستیاں قائم کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

2651 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دہشتگردی سے متاثرہ صنعتی یونٹس کی بحالی کیلئے کئی ملین ڈالرز کی امدادی رقم محکمہ کے پاس موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو دہشتگردی سے متاثرہ صنعتی یونٹس کی تعداد اور ان کی بحالی کیلئے دی گئی گرانٹس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) حکومت خیبر پختونخوا نے عالمی بینک کے فنی اور انتظامی تعاون سے ایک منصوبہ بعنوان "معاشی بحالی برائے خیبر پختونخوا، "Economic Revitalizing in Khyber Pakhtunkhwa (ERK)" شروع کیا ہے۔ مذکورہ منصوبے کیلئے مختلف عالمی دوست ممالک نے 13 ملین ڈالرز گرانٹ کی صورت میں امداد فراہم کی ہے۔ منصوبے کا 70% حصہ (9.1 ملین امریکی ڈالر) خیبر پختونخوا کی چھوٹی اور درمیانی متاثرہ صنعتی یونٹس (SMEs) کی بحالی کیلئے مختص ہے جس پر عملدرآمد کی ذمہ داری SMEDA کے پاس ہے۔

(ب) مذکورہ بالا منصوبے کے تحت متاثرہ صنعتوں کی بحالی کیلئے مختلف اضلاع سے درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ (اپریل 2014) تک 3500 درخواستیں SMEDA کو موصول ہو چکی ہیں جن میں اب تک 914 درخواستیں منظور ہو گئی ہیں جس کی مالیت 61 کروڑ 60 لاکھ روپے (6.16 ملین ڈالر) بنتی ہے۔ منصوبہ شروع ہونے سے 10 ستمبر 2014 تک 664 صنعتوں کو 40 کروڑ روپے (چار ملین ڈالر) کی ادائیگی ہو چکی تھی، 11 ستمبر 2014 سے نیب انکوائری ہونے کے بعد بند کر دیں جس کے بعد 171 صنعتوں کو 9 کروڑ 20 لاکھ روپے (92 ملین ڈالر) ادائیگی کی گئی ہے۔ اب تک ٹوٹل 835 متاثرہ صنعتوں کو 49 کروڑ 20 لاکھ روپے 4.92 ملین ڈالر کی ادائیگی ہو چکی ہے، باقی ماندہ درخواستوں کی جانچ پڑتال جاری ہے، متعلقہ کمیٹی کی منظوری کے بعد ان کو بھی ادائیگی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں منظور شدہ اور فنڈز حاصل کرنے والی صنعتوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2652 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 کے بجٹ کے تحت ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، کوہاٹ اور مانسہرہ میں موجود SIDB کی صنعتی بستیوں کی بحالی کو ممکن بنایا جائے گا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صنعتی بستیوں کی بحالی کے سلسلے میں کئے گئے اقدامات سے آگاہ کیا جائے، نیز ضلع مانسہرہ میں بستی کی بحالیت پر کتنا خرچہ ہوا، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، سال 15-2014 میں ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، کوہاٹ اور مانسہرہ میں موجود صنعتی بستیوں کے انفراسٹرکچر کی بحالی اور مانسہرہ

کے علاوہ تینوں صنعتی بستیوں کو بجلی کی متواتر فراہمی کیلئے علیحدہ فیڈرز بنانے اور اس کے علاوہ گیس کنکشن کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے اے ڈی پی میں سکیم شامل کی گئی تھی۔

(ب) SIDB کی صنعتی بستیوں کی بحالی کے سلسلے میں کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل:

SIDB نے اس ضمن میں پیشرفت کرتے ہوئے بنوں صنعتی بستی کو بجلی کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے 10.70 ملین روپے کی لاگت سے 11 KVA کا ایک علیحدہ فیڈر فراہم کر لیا ہے اور کوہاٹ کی صنعتی بستی کیلئے 13-05-2015 کو ڈیمانڈ نوٹ کے مطابق کل 7.87 ملین روپے PESCO کے ہاں جمع کر لئے ہیں۔ اس طرح ڈی آئی خان کی صنعتی بستی کیلئے بھی 14-08-2015 کو سروے کا کام مکمل ہو چکا ہے اور جلد ہی ڈیمانڈ نوٹ کی رقم جمع کر دی جائے گی۔

صنعتی بستیوں کو گیس کنکشن کی فراہمی: جہاں تک ان صنعتی بستیوں کو گیس کی فراہمی کا تعلق ہے تو گیس کیلئے کنکشن پر پابندی کی وجہ سے یہ کام ابھی تک ممکن نہیں ہو سکا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ صنعت نے انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے وفاقی محکمہ تیل و گیس سے خصوصی اجازت نامے کی درخواست کی ہے جو زیر غور ہے۔

انفراسٹرکچر کی بحالی: اس سال یعنی 2015-16 کی اے ڈی پی میں مانسہرہ اور بنوں کی صنعتی بستیوں کے انفراسٹرکچر کی بحالی اور ترقی کیلئے 18-08-2015 کو مبلغ 131.122 ملین روپے کا پی سی ون منظور ہوا ہے۔ اس ضمن میں 08-11-2015 کو ٹھیکیدارروں کی پری کوالیفیکیشن اور ٹینڈرنگ کا عمل شروع کیا گیا۔ انفراسٹرکچر کی بحالی کا کام ایک سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی ہدایات کی روشنی میں اگلے سال باقیماندہ دو صنعتی بستیوں یعنی کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان کی صنعتی بستیوں میں 137.46 ملین روپے کی تخمینہ لاگت سے انفراسٹرکچر کی بحالی کا کام منظور ہونے کے بعد شروع کیا جائے گا جس سے ان صنعتی بستیوں میں بند کارخانے بھی چالو ہو جائیں گے اور روزگار کے مواقع بھی فراہم ہوں گے۔

ضلع مانسہرہ کی صنعتی بستی پر خرچے کی تفصیلات: مانسہرہ کی صنعتی بستی میں انفراسٹرکچر کی بحالی کیلئے رواں مالی سال 2015-16 میں مبلغ 40.766 ملین روپے کا فنڈ مختص کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں 06-11-2015 کو ٹھیکیداروں کی پری کوالیفکیشن کا عمل شروع ہو چکا ہے اور اگلے مہینے باقاعدہ کام کا آغاز ہو جائے گا جو ایک سال میں مکمل کیا جائے گا لیکن ابھی تک کوئی خرچہ نہیں ہوا ہے۔

2656 _ <u>جناب صالح محمد</u>: کیا وزیر فنی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سالوں میں کئی انتظامی اور تدریسی اہلکار ملک کے اندر یا ملک کے باہر لمبی رخصت پر گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو دو سالوں میں لمبی چھٹی پر گئے جملہ اہلکاروں کے گریڈ وائز اور ضلع وائز نام، عہدہ اور رخصت کا عرصہ بمعہ جملہ تفصیلات فراہم کئے جائیں، نیز جو اہلکار رخصت کے اختتام پر حاضر نہیں ہوئے، ان کی لسٹ اور ان کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات بھی فراہم کی جائیں؟

<u>جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے فنی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے (اندرون ملک کوئی چھٹی پر نہیں ہے)۔

(ب) جملہ اہلکاروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	ضلع	تفصیل
انجینئر ناصر الدین (BS-18)	چیف ریسرچ آفیسر (KP-TEVTA) پشاور	نوشہرہ	01-10-2015 سے 30-09-2018 تک۔ (1095) دن کی (Ex-Pakistan) چھٹی پشاور سے منظور ہوئی ہے۔
محمد فلک زیب (BS-14)	جونیئر انسٹرکٹر گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی نوشہرہ	نوشہرہ	(i) سال 01-10-2009 سے 30-09-2013 تک (1460) دن کی نصف تنخواہ پر (Ex-Pakistan) چھٹی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے دی گئی۔ (ii) 10-10-2013 سے 30-09-2015 تک (730) دن کی بغیر تنخواہ (Ex-Pakistan) چھٹی منظور کی گئی۔ (iii) 01-10-2015 کو ایک سال بغیر تنخواہ (Ex-Pakistan) چھٹی کیلئے

			گزارش کی جسے اعلیٰ حکام نے نامنظور کر دیا اور اسے حکم دیا کہ فوراً ڈیوٹی پر حاضر ہو جائے۔ اس سلسلے میں 12-11-2015 کو جواب طلبی کا خط بھی لکھ دیا گیا۔

2657 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر فنی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کے کئی افراد کو مختلف ٹریڈز میں محکمہ کی سفارش پر پنجاب کے تیکنیکی (ٹیکنیکل) اداروں میں مفت کورسز کروائے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں میں مذکورہ سکیم سے مستفید ہونے والے امیدواروں کی ٹریڈ وائز لسٹ، ڈومیسائل اور ان کی سفارش کیلئے اپنائے گئے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز کورسز کے عرصہ اور ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے فنی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

رسمی کارروائی

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا جی، منور شاہ صاحب، منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ میں سر! اس ایوان میں اور آپ کے نالج میں سر! ایک اہم بات لانا چاہتا ہوں کہ جو وہاں پر ہمارے بھائی، میڈیا کے حضرات جو بیٹھے ہیں، یہ ساری اسمبلی آج اسمبلی کے فلور پر آپ لوگوں سے یہ شکوہ اور گلہ کرتی ہے کہ یہاں پہ تو میڈیا والے ان کی گاڑیاں، ان کا یہاں پہ بیٹھنا لیکن جب ہم میڈیا میں، ٹی وی میں دیکھتے ہیں تو اس اسمبلی کی کوئی کوریج نہیں ہوتی، اخبار میں کوئی کوریج نہیں ہے۔ تو جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے میڈیا حضرات کو چونکہ یہاں پہ جو بھی ہم ایجنڈا لاتے ہیں، کسی کا ذاتی ایجنڈا نہیں ہوتا بلکہ ایک صوبے کے جو بھی ترقیاتی کام ہیں، آج ان پہ بات ہو گی، چائنا اکنامک کاریڈور پر بات ہو گی، تو میری درخواست ہو گی جناب! میڈیا والوں سے کہ کم از کم یہاں پہ آپ ہمارے ساتھ شامل ہیں، یہاں پہ آپ بیٹھے ہیں تو کم از کم اپنی اسمبلی کی کارروائی، کم از کم یہ تکلیف تو آپ کیا

کریں، اگر ایسا نہ ہوا تو ہم بھی اس پہ سوچیں گے کہ میڈیا کے خلاف ہم کیا کارروائی کر سکتے ہیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: نہیں، میں خود بھی، یہ جو ہمارے یہاں سینئیر صحافی بیٹھے ہیں، میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ جو بھی، مجھے پتہ ہے کہ چونکہ یہ ایک Localized media بن چکا ہے، ہر جگہ اپنا اپنا، خاصکر پرنٹ میڈیا تو نسبتاً اچھی کوریج کر لیتا ہے لیکن جو الیکٹرانک میڈیا ہے، اس سے بھی میری ریکویسٹ ہوگی کہ وہ اپنے لیول پہ جو Concerned Authority ہے، اس کے ساتھ بات کرے کہ ہماری اسمبلی کی کوریج کو بھی ایک موقع ملے۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، جی جی۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب!

جناب جعفر شاہ: او دریرہ فلورئے ما لہ راکڑے دے، جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: دیتا ہوں، موقع آپ کو دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر کے چلے گئے)

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! تھینک یو ویری مچ۔ زہ یو ڈیر Important point تہ ستاسو، د ایوان توجہ راگرځول غواړم ستاسو پہ وساطت باندې۔ جناب سپیکر صاحب! رائٹ ٹو انفارمیشن ایکټ، هغې کښې خلقو تہ ډیر زیات مشکلات دی او بعضې محکمې خو جناب سپیکر صاحب! هغه خو دهمکیانې ورکوی چې څوک انفارمیشن غواړی نو هغوی دهمکیانې ورکوی او بیا Counter Terrorism Department تہ د هغې نوموړه ورکوی نو دې باندې جی داسې اوکړئ چې متعلقه دغه تہ تاسو انسټرکشنز ورکړئ چې کومې محکمې، کومه بیوروکریسی پہ دې ایکټ باندې عملدرآمد یقینی کوی نه، چې هغوی تہ یقیناً سزا ورکړے شی، This is Law، دا اسمبلئ پاس کړے دے۔

جناب سپیکر: اچھا ہے۔ جی، محمد علی شاہ باچا۔ اس کے بعد آپ کو سردار صاحب۔ محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! دلتہ څه موده مخکښې یو ایشو رادغه شوې وه جیل وارډنز بارہ کښې جی، هغې باندې ډیر ډسکشن هم شوے وو، هغه ایشو بیا

کمیټئ ته حواله شوې وه۔ چونکه هغه کمیټئ انیسه بی بی چیئر کوله نو اوس منسټره شوه جی، نو ما وئیل Kindly که هغې کښې یا ئے بلې کمیټئ ته حواله کړئ یا هغه چې بلې کمیټئ ته حواله شی یا چیئرمین بدل شی نو ډیر Important issue ده او تقریباً د میاشت دوه نه داسې پرته ده۔

جناب سپیکر: میڈم! اس کی کیا پوزیشن ہے، وہ کمیٹی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر محنت و معدنی ترقی): جناب سپیکر! یہ ایک سپیشل کمیٹی ہے اور میری وزارت کے ساتھ بھی اس پر فرق کچھ نہیں پڑتا۔ اس میں کچھ ممبران ہیں، میں نے کئی مٹینگز بلائی تھیں تو ممبران کی مصروفیات زیادہ تھیں۔ ابھی آپ جس وقت کہیں گے، میں اس کو اسی Week میں کمیٹی کی میٹنگ بلالوں گی۔ ویسے آپ کی یہ صوابدید ہے، اگر آپ چاہیں بھی تو اس کو آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ Kindly اس کو، میٹنگ کو جلد از جلد وہ کرلیں تاکہ اسمبلی میں آجائے۔

وزیر محنت و معدنی ترقی: جی بالکل۔

جناب سپیکر: جو بھی سیچویشن ہو، وہ رپورٹ آنی چاہیئے۔

وزیر محنت و معدنی ترقی: بالکل۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، میڈیا کے، ابھی آپ یہ کہہ رہے ہیں، مولانا لطف الرحمان صاحب اور نلوٹھا صاحب اور آپ امتیاز شاہد صاحب، تینوں میڈیا کے لوگوں کو لیکر آئیں اسمبلی میں۔ جی جی، جی نلوٹھا صاحب! آپ تینوں، امتیاز شاہد صاحب، مولانا صاحب، آپ تینوں چلے جائیں۔

جناب زرین گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، زرین گل صاحب!

جناب زرین گل: ؎ اے عندلیب ناداں غوغا مکن بہ ایں جا   نازک مزاج شاہاں تاب سخن ندارد

(تالیاں اور قہقہے)

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اچھا یہ، جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! (جناب منور خان سے) منور خان صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈیا والے، اگر آپ اتنے نازک ہیں، جیسے زرین گل صاحب نے بات کی ہے-----

جناب سپیکر: جی، مفتی جانان صاحب! مفتی جانان ایک بات-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں ایک منٹ سر، میں یہ میڈیا کے بارے میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! میں نے کوئی ایسی غلط بات کی؟

جناب سپیکر: منور شاہ صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور ہمارے پیچھے جو اخباروں میں روزانہ آتا ہے، ان کو تو کوئی نہیں سنتا لیکن جب ہم نے اس کے خلاف، یہی ان سے پوچھا کہ ہماری کوریج کرو اور یہ اس پہ چلے گئے، ناراض ہو گئے اور پھر ہم ان کے پاس جائیں گے کہ آجاؤ، راضی ہو جاؤ، ہمارے پاس آجاؤ، یہ کونسا طریقہ ہے؟

(قطع کلامیاں)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو یہ سلسلہ کم از کم یہ بند ہونا چاہیئے یا تو کم از کم یہ جو، یہاں پہ-----

(قہقہے اور قطع کلامیاں)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! زه ان شاء الله ستاسو توجه یوې اهمې مسئلې طرف ته اړوم او تاسو دوه درې ځلې اوویئل چې تا ته ډېر وخت درکوم، زه به ان شاء الله کوشش کوم چې ډیر وخت وانخلم او ډیرې خبرې نه کوم۔ جناب سپیکر صاحب، دا ما سره د سکولونو لسټ راسره دے چې سکولونو ته کومې پیسې ملاؤ شوې دی، زه هغه لسټ مختصر تاسو ته صرف دوه درې ضلعې بیانوم۔ جناب سپیکر صاحب! هنگو ته لسو سکیمونو کښې96 لاکھ روپئ شوې دی، لسو سکیمونو کښې96 لاکھ روپئ دی او مردان ته 63 ملین روپئ شوې دی، نوشهره ته 83 ملین روپئ شوې دی، صوابئ ته 31 ملین روپئ، دیر لوئر او اپر ته 23 ملین روپئ، جناب سپیکر صاحب! دا خبره مونږ په دغه دفترونو اوگرځیدلو، بیا د پی اے سی میټنګ وو، دې ټولو ممبرانو، منسټر صاحب، فنانس منسټر صاحب ته درخواست اوکړو چې زمونږ پیسې پرتې دی، نیم نیم سکیمونه پراته

دی، که دا پیسې تاسو ریلیز کړئ نو دا خلق به پرې کارونه اوکړی کنه۔ اوس د دوه کروړو روپو منصوبه ده، دوه کروړو کښې باره لاکھ روپئ تا ټھیکیدار ته ورکړې نو په باره لاکھ روپئ باندې به څه څیز کیږی؟ محکمې والا ټھیکیدار ته وائی چې ما ته پیسې راکړئ، زه دریو میاشتو کښې دا کار زما نه چالو واخله، چې تا ته زه چابې درکړم او مونږ لیږو څومره روپئ چې چھ لاکھ روپئ، پانچ لاکھ روپئ،چار لاکھ روپئ، تین لاکھ روپئ جناب سپیکر صاحب! زه سی اینډ ډبلیو ته ورغلے یم، ایجوکیشن ته زه ورغلے یمه، پرون مې منسټر صاحب ته درخواست کړے دے، زما به تاسو ته دا گزارش وی چې که چرې دا سکولونه مونږ جوړوؤ، مونږ مخلص یو، زړه کښې اخلاص وی چې دا سکولونه د جوړ شی خو د غه خلقو ته پیسې، نیم کال تیر شو، نن د دولسمې میاشتې اولنې تاریخ دے، نیم کال تیر شو زمونږ نه، د دې نه بعد مطلب دا دے بل کال رانه تیر شولو، جناب سپیکر صاحب! دا پیسې که مونږ ته په خزانې کښې فائده راکوی یا تاسو چرته حکومت ایښودې وی، څه پرافټ درته رسی، فائده درته رسی خو پیسې مه ریلیز کوئ او که نه وی برائے خدا چې دا کارونه خلق اوکړی، دا پیسې ورته ریلیز کړئ۔ زما به تاسو ته جناب سپیکر صاحب! دا گزارش وی۔ دا زما سره، لسټ راسره دے، په دیکښې دا ټول یو یو ما راجمع کړل، دا هم هغه خبره زه کوم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: عاطف خان!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سپیکر صاحب، یو خو نمبر ون چې کوم سکیمز وی نو د هغې خو Obviously لکه فرض کړه د یو سکیم قیمت یو کروړ روپئ دے، یو کروړ روپئ خو هغوی ته په یو کال کښې اکثر نه ریلیز کیږی، ایلوکیشن کیږی خو دا دوئ چې کومه خبره کوی که فنډ کم ریلیز شوے دے، دا ما ته هم دغه راغلې وو، ما د خپل ډیپارټمنټ، فنانس ډیپارټمنټ سره او سی اینډ ډبلیو سره مشترکه اوس میټنگ شروع کړے دے چې آیا د سی اینډ ډبلیو د طرفه مسئله ده که د فنانس د طرفه مسئله ده؟ چې کوم Allocated amount دے، پکار ده چې هغه خامخا ریلیز شی۔ لکه دوه بیلې خبرې دی، یو که فرض کړه کروړ روپئ دی او هغوی ته تیس لاکھ روپئ

ایلوکیشن شوے دے نو چې تیس لاکھ خو کم از کم هغوی ته دغه اوشی۔ که د کمپلیشن د پاره یو کروړ پکار دی خو یو کروړ به هغوی ته نه کیږی، یو کال کښې تیس لاکھ ایلوکیشن کیږی، بیا بل کال کښې، خو هغه د دوئ خبره څه حده پورې کیدے، زه به اوګورم خو په سکولونو کښې دا ما ته دغه راغلی وو چې یره ایلوکیشن ورته شوے دے خو فنډ نه دے ریلیز شوے، دا مونږ سی اینډ ډبلیو او فنانس سره دا خبره هم Take up کوؤ او ان شاء اللّٰه زر تر زره به چې کوم ریلیز دے، هغه به ورته اوشی۔

جناب سپیکر: عاطف خان! دا چونکه ټول ډیپارټمنټس دی، نه صرف ایجوکیشن، ایریګیشن، ټول ډیپارټمنټس کښې-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک وایئ جی۔

جناب سپیکر: دا لږ تاسو Kindly په خپل لیول باندې دا اوچت کړئ او هغوی سره ئے ډسکس کړئ۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: یہ نماز اور چائے کیلئے وقفہ ہے اور اس کے بعد باقی کارروائی ان شاء اللہ جاری رکھیں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، یہ ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: الحاج ابرار حسین صاحب، ایم پی اے یکم دسمبر؛افتخار مشوانی یکم دسمبر؛ میڈم ملیحہ علی اصغر یکم دسمبر؛ محمود احمد بیٹنی یکم دسمبر؛ محمد عارف احمد زئی یکم دسمبر؛ ملک شاد محمد خان وزیر یکم دسمبر؛ میڈم نادیہ شیر خان یکم دسمبر؛ شکیل احمد خان ایڈوائزر یکم دسمبر؛اکرام اللہ خان گنڈاپور یکم دسمبر؛ منظور ہیں جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: (محترمہ معراج ہمایون خان سے) ہاں میڈم! پلیز۔ Quick, time is very short، مائیک پلیز آن کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب! تاسو تہ درخواست دے چی Rule 240 کے تحت Rule 124 کو Suspend کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: 240؟

محترمہ معراج ہمایون خان: Yes۔Rule 240 کے تحت Rule 124 کو Suspend کر کے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the ‘Ayes’ have it, rule 124 suspended, okay.

قراردادیں

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب! دا مشترکہ یو قرارداد دے۔جناب زرین گل صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، جناب گل صاحب خان صاحب، سید جعفر شاہ صاحب، راجہ فیصل زمان صاحب، جناب سلیم خان اور میری اپنی طرف سے۔

ہر گاہ کہ مشترکہ مفادات کی کونسل سی سی آئی کے 18 مارچ 2015 کے فیصلے کے مطابق نئی مردم شماری مارچ 2016 سے کروائی جائے گی جس پر اٹھنے والے اخراجات تقریباً 145 ارب روپے صوبوں سے وصول کئے جائیں گے اور ہر گاہ کہ سال 2011 میں مردم شماری۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ صاحب ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

محترمہ معراج ہمایون خان: مردم شماری کا ادغام اور وفاقی شماریاتی ادارہ اور ایگر کلچر شماریاتی ادارے میں کر کے پاکستان بیورو آف سٹیٹسٹکس کے نام سے تنظیم نو کی گئی جس نے 2011 میں خانہ شماری پر تین ارب روپے خرچ کئے لیکن تکنیکی بنیاد پر یہ عمل ناکام ہوا۔اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ اس ناکامی کی تمام تر ذمہ داری سیکرٹری شماریات، موجودہ Chief Statistician ڈائریکٹر جنرل شماریات اور ممبر نیشنل اکاؤنٹ فار سینسز کمشنر پر عائد ہوتی ہے، نیز اب پھر یہ ریٹائرڈ افسران دوبارہ خزانے کو نقصان پہنچانے کا انتظام کرنے جارہے ہیں کیونکہ متعلقہ شماریاتی ادارے میں صوبوں کو نمائندگی نہیں دی جارہی ہے اور نہ ہی

بھرتی میں صوبوں کے کوٹے کا تعین کیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس تمام تر صورتحال سے صوبے بداعتمادی کا شکار ہیں۔ مزید برآں صوبہ خیبر پختونخوا، بلوچستان، سندھ اور قبائلی علاقہ جات فاٹا کو گورننگ کونسل اور فنکشنل ممبرز میں نمائندگی حاصل نہیں ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ تمام صوبوں کو گورننگ کونسل اور فنکشنل ممبرز میں مؤثر نمائندگی دی جائے۔ حاضر سروس سرکاری افسر کو چیف سینسز کمشنر تعینات کیا جائے تاکہ کوتاہی پر پھر اس کا محاسبہ ہو سکے، نیز آئندہ مردم شماری شفافیت پر مبنی ہو جس پر قوم کو اعتماد بھی حاصل ہو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Madam, please.

Ms. Anisa Zeb Tahir Kheli (Minister for Labour and Mineral Development): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, this resolution is moved under the signature of myself, Leader of the Opposition, Maulana Lutf-ur-Rehman Sahib, honourable Minister for Law, Imtiaz Shahid Quraishi Sahib, Syed Jafar Shah Sahib, the Parliamentary Leader of PML (N), Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib and honourable Member, Saleem Khan, on behalf of the Peoples Party. The resolution is:

Whereas, the Khyber Pakhtunkhwa is frontline province and is constantly facing the hardships in the wake of insurgency;

Whereas, due to insurgency and meager resources its industry and labourers are badly affected;

Whereas, after the 18th amendment, the provinces are not yet self-sufficient in generation of funds for sustained development;

And whereas, the complete data of labourers working in each province has not yet been properly documented;

Now, therefore, for the amelioration of the down trodden labour class, particularly after superannuation, and conditions of the invalid insured persons, widows and orphans, the Provincial Government may unconditionally entrust to the Federal Government and its relevant institutions/officers, functions under the Employees Old Age Benefits Act, 1976 and Workers Welfare Fund Ordinance 1971 for payment of Old Age Pension and Workers Welfare Funds, as due to the minimal economic activities

in the province, it would not be possible to run the scheme effectively and discharge the constitutional liabilities accordingly.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The both resolutions are passed unanimously.

(Applause)

جناب سپیکر: اچھا چونکہ آج ہماری میٹنگ بھی ہے اور اس کا ٹائم بھی ہو چکا ہے تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ باقی ایجنڈا کو ہم وہ رکھتے ہیں اور۔۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جی ایجنڈا پورا کر لیں، جلدی جلدی کر لیں۔

جناب شاہ حسین خان: جی سر! زر زر بہ ئے او کړو جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔ جی، اچھا پھر ہم اس کو ایجنڈا، لیکن اگر ٹائم کم لیں، مختصر ٹائم میں اپنی بات کر لیں تو مہربانی ہو گی۔ مفتی فضل غفور۔

مسئلہ استحقاق

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ دا زما یو تحریک استحقاق دے، میں نے اسمبلی فلور پر اے ایس آئی محمد علی کی مسلسل نہتے عوام پر تشدد اور پولیس گردی نیز ایس ایچ او ڈگر محمد علی کا واپڈا کے خلاف احتجاج کرنے والے مظاہرین پر بے پناہ تشدد کے خلاف جب آواز اٹھائی تو وزیر قانون امتیاز شاہد قریشی صاحب نے ان دونوں کو فی الفور معطل کرنے اور ان کے خلاف انکوائری تشکیل دینے کا اعلان کیا جس پر وزیر موصوف نے کئی دفعہ محکمہ داخلہ کو تحریری طور پر بھی آگاہ کیا لیکن محکمہ پولیس کے سربراہان اس معزز وزیر موصوف کی بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے جس سے اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا۔

جناب سپیکر! زہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر پلیز، بس بات سمجھ گئے ہیں، جلدی جلدی ختم کرتے ہیں، ٹائم، لاء منسٹر! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر، اس واقعے کے فوراً بعد جناب ایس پی ایف آر پی سوات کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا اور انکوائری کی تفصیل میرے پاس ہے لیکن اس سے اگر پھر بھی ہمارے مفتی صاحب مطمئن نہیں ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، بالکل چلا جائے جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Madam Meraj Humayun, please, item No. 07.

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا یو ډیره اهمه مسئله ده او د ډیر وخت نه دې دغه ته راځی خو ټائم ورته نه ملاویږی۔

31 اکتوبر 2104 کو ہائر ایجوکیشن کے نوٹیفیکیشن نمبر ETEA HED 2014 50 (C-II)2-6 ٹیسٹ کے ذریعے 821 میل، فیمیل ٹیچنگ اسسٹنٹس بھرتی ہوئے۔ اس ٹیسٹ میں خیبر پختونخوا سے پینتالیس ہزار امیدواروں نے ٹیسٹ دیا اور صرف دو ہزار امیدواروں نے کوالیفائی کر لیا۔ ان دو ہزار میں سے صرف 821 امیدوار سخت سکروٹنی سے گزر کر سو فیصد میرٹ کی بنیاد پر روزانہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے۔ یہ انتہائی کوالیفائیڈ اور ذہین ٹیچنگ اسسٹنٹس اب سخت ذہنی تناؤ اور تذبذب کا شکار ہیں کیونکہ ان کا مستقبل ابھی محفوظ نہیں ہے۔ جناب منسٹر ہائر ایجوکیشن نے اپریل 2014 جناب مظفر سید ایم پی اے کے کال اٹینشن پر چھ ماہ کے عرصے کیلئے بھرتی ہونے والے لیکچررز کو مستقل بنیاد پر بھرتی ہونے کا آرڈر فرمایا، اس سے پہلے بھی جتنے ایڈہاک بھرتی ہونے والے جو بغیر کسی ٹیسٹ کے کالجوں میں تعینات ہوئے، ان کو مختلف اسمبلیوں نے مستقل کر دیا، لہٰذا اس ایوان کی وساطت سے پرزور اپیل کرتی ہوں کہ ان 821 ٹیچنگ اسسٹنٹس کو بھی بطور لیکچررز مستقل کیا جائے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی!

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، جناب سپیکر۔ سر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن میں لیکچررز کی کمی تھی اور اس کمی کو Fill کرنے کیلئے ہم نے ٹیچنگ اسسٹنٹس جو ہیں، وہ

بھرتی کئے جس میں کوئی پینتالیس ہزار لوگوں نے Participate کیا اور ہم نے 1228 لوگوں کو بھرتی کیا جن میں سے 862 نے جوائن کیا۔ اب مسئلہ یہ ہے ان کی ریگولرائزیشن کا ہم خود چاہتے ہیں کہ ریگولرائز ہو جائیں کیونکہ انہوں نے ساری Formalities پوری کی ہوئی ہیں لیکن چونکہ یہ لیکچررز نہیں ہیں، کسی گریڈ کے Against appoint نہیں ہوئے اور اگر ان کو ہم ریگولرائز کرتے ہیں تو Against seventeen تو Seventeen کی اتنی پوسٹیں فی الحال ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہیں But even then we have moved our summary to honourable Chief Minister sahib اور On the way سمری جب لاء میں گئی تو انہوں نے بھی اعتراض کر دیا، فنانس میں گئی تو فنانس نے بھی اعتراض کر دیا اور وہ سمری سی ایم صاحب تک پہنچ ہی نہیں سکی اور واپس آ گئی ہمارے پاس۔ اب اس میں مسئلہ صرف یہی ہے کہ چونکہ پبلک سروس کمیشن کی Permission کے بغیر یہ لیکچررز جو ہیں، وہ بھرتی ہوئے ہیں، چونکہ اصل مینڈیٹ پبلک سروس کمیشن کا ہے کہ وہ ہمیں بھیجتے ہیں اور جیسے وہ دو سال کے اندر بھیجیں گے تو یہ لوگ فارغ ہو جائیں گے اور اب اس صورتحال میں تو ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ ان کو ریگولرائز نہیں کر سکتا۔ چونکہ لاء کا بھی Objection آ گیا اور فنانس کا بھی Objection آ گیا کہ آپ ان کو Because they are not the lecturers, they are the teaching assistants اور یہ 30 thousand salary لے رہے ہیں اور یہ کسی گریڈ، سکیل میں بھی نہیں آ رہے اور یہ 17 کے Against بھی لگے ہوئے ہیں، 18 کے Against بھی لگے ہوئے ہیں، 19 کے Against بھی، جہاں بھی ہمیں کالجز میں Deficiencies تھیں، اس Deficiency کو ہم Fill کر سکیں، تو اب یہ صورتحال ہے، جو میں نے ایوان کے سامنے رکھی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> مشتاق صاحب! اس طرح ہے کہ ابھی بھی مختلف جگہوں پہ تو ایسی پوسٹیں ہیں کہ وہ Vacant ہیں اور پی سی ایس کا پراسیس Slow ہے، تو میں میڈم سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ ریزولیوشن وہ کر لیں تاکہ ہم ایک جوائنٹ ریزولیوشن کر لیں اور گورنمنٹ کو Recommend کر لیں گے اس کو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں یہ سب سے بہتر ہوگا کہ ریزولیوشن آپ کر لیں، تو ہم ان شاء اللہ As a whole وہ کر لیں گے۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے۔

جناب سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی چلا جائے، اوکے۔ Is it the desire of the House that the call attention notice, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Mr. Mehmood Jan.

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گنے کی کٹائی کا سیزن شروع ہو چکا ہے مگر گنے کا نیا ریٹ مختص نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے کاشتکار تذبذب کا شکار ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! پروسبړ کال د گنی ریټ 225 روپئ وو د پچاس کلوگرام او اوسه پورې د هغې کرشنګ شروع شوے دے او هغې باندې اوسه پورې ریټ نه دے مختص شوے۔ د چینئ ریټ، د چینو ریټ چې وو پروسږ کال 2300 روپئ وو او سږکال 2850 روپئ دے جی۔ پرائیویټ کانټې مل اونرز لګولې دی جی چې هغوی د زمیندار نه ناجائزه فائده اخلی جی او په دو سو روپئ باندې په کیش پیمنټ باندې هغوی نه دغه واخلی ځکه چې زمیندار مجبور دے۔ کال ئے صبر کړے وی، مل اونرز ګنې ترې واخلی نو هغه پیمنټ ورته دوه دوه نیمې میاشتې پس کوی نو زمیندار ئے په مجبورئ باندې په نقدو باندې هم په دوه سوه روپئ من خرڅوی جی، نو یو خو دې سره د زمیندار هغه استحصال هم کیږی ځکه چې خپل حق ورته پوره نه ملاویږی او نوے حکومت دے جی، زمونږ عمران خان صاحب پخپله وئیلی وو جی چې په Metro باندې کله پیسې لګیدې که هغه په کاشتکارئ لګیدلې وې نو پاکستان کښې به غربت ختم شوے وو۔ نو زمونږ صوبه خو مونږ سره ده، پکار ده چې مونږ دا فیصلې اوکړو چې غریب عوام له، زمیندار له، کسان له مونږ فائده ورکړو او د ګنی دا نوے ریټ هر یو شے ورځ تر ورځه ګرانیږی جی او ګنے په هم هغه حساب باندې روان دے، څوک تپوس والا نشته، نو زما تاسو ته دا ریکویسټ دے جی چې دا شے هم کمیټئ ته حواله شی او په دې باندې خبره اوکړے شی۔

جناب سپیکر: کون Respond کرے گا اس کو؟ لودھی صاحب، قلندر لودھی!

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر! یہ جو API ہے Agriculture Policy Institute جو کہ نیشنل فوڈ سیکورٹی ڈویژن کا ذیلی ادارہ ہے، یہ اس سیزن میں پورے صوبوں کا یہ سروے کرتا ہے اور اس کے بعد ایک من پر وہ کتنا خرچہ آتا ہے، گنے کا، اس کے اوپر اس کا ریٹ، اس کا تخمینہ لگاتا ہے اور پھر اس کے بعد جو Cane Commissioner ہوتا ہے جو کہ آج کل اس کے پاس چارج ہے فوڈ ڈائریکٹر کے پاس، وہ اس کی میٹنگ بلاتے ہیں اور اس میٹنگ میں ڈی آئی جی، ڈی جی ایگریکلچر بھی ہوتا ہے، انڈسٹری کا بھی ڈائریکٹر ہوتا ہے، کاشتکاروں کے نمائندے بھی ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ مل اونرز بھی ہوتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کے میٹنگ کرتے ہیں۔ 20 تاریخ کو میٹنگ بلائی گئی تھی لیکن اس میں کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا، اب میں نے کل میٹنگ بلائی ہوئی ہے جس میں فنانس منسٹر کو بھی میں نے بلایا تھا لیکن وہ باہر گئے ہوئے ہیں، ان کا سپیشل سیکرٹری آئے گا۔ اسی طرح سے ایگریکلچر منسٹر کو بھی بلایا ہوا ہے، اس کا سیکرٹری بھی، ہم لوگ بھی سارے بیٹھیں گے، اس میں کاشتکاروں کے نمائندے بھی ہوں گے اور اس کے ساتھ مل اونرز بھی اور یہ بھی ہوں گے۔ کل اس کو ہم بیٹھ کے پھر ایک سرچ کریں گے لیکن 25 تاریخ کو پنجاب والوں نے بھی ان کی میٹنگ کی تھی لیکن انہوں نے اس کو Postpone کر دیا، ہفتے کے دن انہوں نے 180 روپے مقرر کر دیا پنجاب نے کیونکہ پنجاب 70 پرسنٹ گنا اگاتا ہے، ہم سات سے آٹھ پرسنٹ اگاتے ہیں، سندھ میں 20 پرسنٹ انہوں نے کر لیا، ابھی اس کا نوٹیفیکیشن نہیں ہوا لیکن انہوں نے یہ، اور یہ اے پی آئی جو ہے، اس نے اس کو Suggest کیا ہے کہ یہ پچھلے سال کی جو قیمتیں ہیں، وہی اس سال میں رکھی جائیں کیونکہ انہوں نے اس کی پوری Analysis کر کے پھر یہ کیا ہے۔ اس پر کل ہم میٹنگ کریں گے، پھر چونکہ اس میں جو پرابلم ہے اس کا، مل اونرز کا اس میں مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے کچھ ایکسپورٹ کی ہے۔ حکومت نے، ای سی سی نے کچھ ایسا ایک فارمولا بنایا تھا جس کے تحت وفاقی حکومت سے اجازت لے کے کچھ ایکسپورٹ کی جائے چینی دوسرے صوبوں کو، تو وہ اس کے اوپر کوئی سبسڈی مانگ رہے تھے، تو اس کیلئے بھی کل ہم آپس میں میٹنگ کریں گے، چونکہ ہمیں دونوں کو دیکھنا پڑتا ہے، مل والے کہتے ہیں کہ گنے کا ریٹ کم ہو کہ ہمارا خرچہ چینی بنانے میں بہت زیادہ آتا ہے، ہمارے کسان کہتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ ہمارا ریٹ زیادہ ہو، ان دونوں کو دیکھ کر، اس پر ہم میٹنگ کر کے تو اسے کرتے ہیں، کل میں نے ایک میٹنگ بلائی ہوئی ہے، دیکھتے ہیں اس کو لیکن ہم نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں کہ اس میں محمود جان صاحب کو بھی بلالیں۔

وزیر خوراک: یہ بھی آجائیں، مجھے خوشی ہو گی، پلیز۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب کو بھی بلائیں تاکہ یہ ادھر بیٹھ کے اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔ محمود جان صاحب! کل کی میٹنگ آپ Attend کر لیں، پلیز۔

وزیر خوراک: مجھے خوشی ہو گی جی، یہ بیٹھیں، کل بیٹھیں ان شاء اللہ وتعالیٰ۔

جناب محمود جان: ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: یہ کل بیٹھیں ان شاء اللہ، اس پہ اتنی بات نہیں ہو سکتی، آپ اس کی میٹنگ میں بیٹھ جائیں، پلیز۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پارٹنرشپ مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08, honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2015.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker! I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Introduced, it stands introduced.

مسودہ قانون (چھٹی ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09 and 10, honourable Senior Minister for Local Government, Inayat Khan, please.

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Sixth Amendment) Bill may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Sixth Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed in Clause 1 of the Bill, therefore, the

question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Shah Hussain, MPA, Sardar Muhmmad Idress, MPA, Mr. Zareen Gul, Mr. Muhammad Ifthikhar Ali Mishwani, MPA and Mr. Zahid Durrani, MPA, to please move their identical amendment in sub-clause (2) of Clause 2 of the Bill. Mr. Shah Hussain Khan.

Mr. Shah Hussain Khan: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Sir, I wish to move that in Clause, that in the proposed sub-section (2), as referred in Clause 2, after the word "Nazim" wherever occurring in the section, the words "or Naib Nazim" may be inserted.

جناب سپیکر: زاہد درانی نہیں ہے تو اس کا وہ Lapse کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب۔ Identical نہیں ہے۔ جی عنایت خان، پلیز۔ عنایت خان۔

سینئر وزیر (بلدیات): سر! میں Agree کرتا ہوں ان کے ساتھ، Do you think آپ کا خیال ہے کہ نائب ناظم کو بھی شامل کیا جائے، ہں؟ This is what do you mean? So we support it, we support it.

Mr. Speaker: Supported. The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (چھٹی ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Senior Minister, please.

Senior Minister (Local Government): Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local government (Sixth Amendment) Bill may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Sixth Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

اچھا، ابھی ہماری میٹنگ ہو گی پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز کے ساتھ، چیف منسٹر صاحب بھی تشریف لا چکے ہیں تو ہمارا جو میڈم طاہرہ شہید کانفرنس روم ہے، اس میں آپ تشریف لیکر آئیں اور وہاں میٹنگ کریں گے چائنا اکنامک کاریڈور کے اوپر، ٹائم شارٹ ہے تو بس۔

جناب شاہ حسین خان: سر! اس میں یہ جو خواتین ایم پی ایز ہیں، ان کو اگر ساروں کو نہیں تو ایک دو ادھر بھی شامل کر لیں تو خواتین ایم پی ایز بھی بیٹھ جائیں ادھر۔

جناب سپیکر: جو آنا چاہتی ہیں Most welcome، تمام ایم پی ایز کو دعوت ہے، جو بھی آنا چاہتا ہے آ جائیں اس میں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں بہت زیادہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب آج ہاؤس میں ہیں تو میں، اگر وزیر اعلیٰ صاحب توجہ دیں جناب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب، پلیز، لودھی صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! اگر آپ مہربانی کر کے اس وقت ہاؤس میں وزیر اعلیٰ صاحب کو ٹائم دے دیں ہمارے لئے۔ سر! میں بھی بالکل ہاؤس کا ٹائم نہیں لینا چاہتا تھا، مجھے پتہ ہے کہ آج بریفنگ ہے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے پہلے بھی ہاؤس میں بات کی تھی کہ میرے علاقے میں پونا کے مقام پر ایک لینڈ سلائیڈنگ، ایک پہاڑ سرک گیا ہے اور اس سے غالباً سات آٹھ سو میٹر روڈ مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے جس سے چالیس سے پچاس دیہاتوں کا رابطہ حویلیاں اور ایبٹ آباد سے منقطع ہو گیا ہے تو مشتاق غنی صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ہم اس کے سروے مکمل ہونے پر فوری طور ہیوی مشینری وہاں پر بھیج دیں گے، ابھی تک نہ تو وہاں پر مشینری بھیجی گئی ہے اور نہ ہی اس روڈ کی بحالی کیلئے کوئی اقدامات کئے گئے ہیں تو چونکہ سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ریکویسٹ کروں گا ان سے کیونکہ مرکزی اور صوبائی حکومت دونوں نے مل کر زلزلہ زدگان علاقوں کی امداد کیلئے جدوجہد کی تھی، تو میری یہ درخواست ہو گی، سی ایم صاحب سے میری درخواست ہو گی کہ آج ہی اس روڈ کی بحالی کیلئے احکامات صادر فرمائے جائیں تاکہ اس کے اوپر کام شروع ہو۔ چالیس سے پچاس گاؤں کا مکمل طور پر رابطہ حویلیاں ایبٹ آباد سے ختم ہے۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب۔ مشتاق غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): جناب سپیکر! میری اس دن جو میں نے یہاں Statement دی تھی، میں نے ویسے نہیں دی تھی، مجھے ڈپٹی کمشنر نے یہ بتایا تھا کہ ہیوی مشینری وہاں پر پہنچ چکی ہے اور میں نے نلوٹھا صاحب کو کہا تھا کہ آپ اس کو چیک کریں۔ اب جیسے یہ فرما رہے ہیں کہ نہیں پہنچی تو میں آج ہی بات کرتا ہوں اور چونکہ یہ روڈ ERRA بنا رہی ہے، ابھی بھی ان کا کسی پورشن میں اس کا کام جاری ہے لیکن وہ سارے On board ہیں، فیڈرل گورنمنٹ بھی اور پراونشل گورنمنٹ بھی اور اس میں ہیوی مشینری کیلئے نیسپاک سے بھی بات بقول ڈی سی کے کہ ان کی ہو گئی تھی اور وہاں پر پہنچ چکی ہے لیکن جیسے آج یہ فرما رہے ہیں کہ نہیں پہنچی تو میں ابھی اس میٹنگ کے بعد ان سے بات کر کے میں چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لے آتا ہوں جو بھی صورتحال ہے۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm of Friday afternoon, 04th December 2015.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 04 دسمبر 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)